فون نمبر ۹۰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ — ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ — ۵ ظہور ۱۳۴۵ ہش، ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ، ۵ اگست ۱۹۶۶ء — نمبر ۱۸۰

# اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۴ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

—• ربوہ ۴ اگست۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ کل دن بھر اور رات کو نیند نہیں آئی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

—• ربوہ — محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبائی سرگودھا وقف عارضی کے ماتحت سیالکوٹ تشریف لے گئے ہیں۔ دو ہفتے تک وہ احباب کے خطوط کے جواب نہ دے سکیں گے۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

—• سال رواں کے لئے تعمیر فنڈ کا بجٹ چار ہزار روپیہ منظور ہوا تھا۔ بعض تعمیری کاموں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اراکین سے درخواست ہے کہ جس طرح وہ پہلے تعاون کرتے رہے ہیں اب بھی یہ رقم جلدی پوری کر دیں تاکہ کام بروقت سرانجام دیا جا سکے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

—• ضلع خیرپور کی مجالس انصار اللہ کا تربیتی اجتماع ۲۷، ۲۸ اگست کو خیرپور میں منعقد ہو رہا ہے۔ ارد گرد کی مجالس کے انصار سے گزارش ہے کہ اس میں شرکت فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## شجرکاری

برسات کے موسم میں نئے پودے لگانے کے لحاظ سے موجودہ ایام بڑے موزوں ہیں لہٰذا زعمائے کرام مجالس ہائے انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی اپنی مجلس میں باقاعدہ پروگرام کے تحت اس طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جس قدر نئے پودے لگائے جائیں ان کی تعداد سے مطلع فرمایا جائے۔

نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# یہ دن ابتلا کے دن ہیں اور ہر ایک کو موقعہ دیتے ہیں کہ اپنی اصلاح کرے

## ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے، ہمدردی نہ کی جاوے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔ بھائی بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے کبھی نہیں چاہتا کہ اس کیلئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائی کے حقوق یہی ہیں؟ دنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے۔ میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ ان کی اباحت کی زندگی ہے مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے۔ بعض وقت انسان جانور، بندر، یا کتے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہؓ کو بھی یہی طریق و نعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا۔ جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلاء کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں۔ ہر ایک شخص کو موقعہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسروں کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔" (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ اگست ۱۹۶۶ء

# هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

یہ آیہ کریمہ سورہ توبہ آیت ۳۳ میں تھوڑے سے فرق کے ساتھ آئی ہے قرآن کریم کا طریق ہے کہ جب وہ کبھی وہی الفاظ دہراتا ہے تو سیاق و سباق کے مطابق اس کے معنی بھی چسپاں کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ یہاں بھی غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سورہ توبہ میں جہاں یہ آیہ کریمہ آئی ہے۔ اہل کتاب کا ذکر ہے۔ چنانچہ اس سے پہلی آیات حسب ذیل ہیں۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ أَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوْا إِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۭ سُبْحَانَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

اور یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ (تعالیٰ) کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ (بات) صرف ان کے منہ کی بات ہے وہ (صرف) اپنے سے پہلے کفار کی باتوں کی نقل کر رہے ہیں۔ اللہ (تعالیٰ) ان کو ہلاک کرے وہ (حقیقت سے) کیسے دور جا رہے ہیں۔ انہوں نے احبار اور رہبان کو اللہ (تعالیٰ) کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے۔ اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی۔ حالانکہ ان کو صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک خدا کی عبادت کریں۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

اور اس کے بعد کی آیات حسب ذیل ہیں:-

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْٓا إِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ۝

اے مومنو بہت سے احبار اور رہبان لوگوں کے مالوں کو ناواجب طور پر کھاتے ہیں اور (لوگوں کو) اللہ (تعالیٰ) کے راستہ سے روکتے ہیں اور وہ لوگ (بھی) جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اللہ (تعالیٰ) کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔

اس سیاق و سباق سے واضح ہوتا ہے کہ آیہ یریدون کا تعلق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کے اہل کتاب مخالفین اسلام کے ساتھ ہے۔ اور انہی کے مقابلہ میں اسلام کی آخری فتح کا ادعا کیا گیا ہے اور سب دینوں پر اسلام کے غلبہ کی جو پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ سب سے پہلے ہی بگڑے ہوئے دین ہیں۔ سورہ توبہ میں یابی اللہ الا ان یتم نورہ کے الفاظ ہیں۔ مگر سورہ صف میں واللہ متم نورہ آتا ہے۔ ان دونوں میں فرق ہے۔ جس کا ذکر ہم ابھی کریں گے۔ پہلی بات ہم یہاں جو واضح کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ سورۃ توبہ میں سیاق و سباق اور ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔ اور سورۃ صف میں اور ہے جو حسب ذیل ہے۔ اس آیہ کریمہ سے پہلے

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَأُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اے مومنو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچائے گی (وہ تجارت یہ ہے) کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ (تمہارے ایسا کرنے پر) وہ تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا۔ اور تم کو ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں تم کو رکھے گا) اس کے علاوہ ایک اور چیز بھی ہے جس کو تم بہت چاہتے ہو وہ اللہ (تعالیٰ) کی تائید ہے۔ اور ایک جلدی حاصل ہونے والی فتح ہے اور مومنوں کو بشارت دے (کہ ان کو ایک اور جلد حاصل ہونے والی فتح بھی ہے۔

اس کے بعد حسب ذیل آیات ہیں۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْٓا أَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّيْنَ مَنْ أَنْصَارِيْٓ إِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ فَآمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَأَيَّدْنَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝

اے مومنو! تم اللہ (یعنی اس کے دین) کے مددگار بن جاؤ۔ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے جب حواریوں سے کہا کہ خدا کے (قریب لے جانے والے) کاموں میں میرا کون مددگار ہے۔ تو وہ بولے کہ ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔ پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ جس پر ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی اور مومن غالب آ گئے۔

سورہ توبہ (۳۳) اور سورہ صف (۹) کے سیاق و سباق پر غور کرنے سے عجیب اسرار کھلتے ہیں۔ سورۃ توبہ میں جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے خطاب اہل کتاب کی طرف ہے مگر سورۃ صف میں شروع سے لے کر آخر تک خطاب مسلمانوں کی طرف ہے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ سورۃ توبہ میں اسلام کی فتح اول یعنی جلالی فتح کی پیشگوئی کی گئی ہے یہ بات یابی اللہ الا ان یتم نورہ اور واللہ متم نورہ کے فرق سے ظاہر ہوتی ہے یابی اللہ الا ان یتم نورہ سے اللہ تعالیٰ کا جلال ابھر رہا ہے۔ وہ لہجہ اختیار کیا گیا ہے۔ جس میں قوت اور شوکت کا اظہار ہو رہا ہے۔ لیکن اگرچہ الفاظ واللہ متم نورہ ارادہ کے استقلال کے کچھ کم درجے نہیں ہیں۔ مگر یہاں لہجہ نرم کر دیا گیا ہے۔ دونوں بیانوں میں تقریباً اس قسم کا فرق ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل دو فقروں میں نظر آتا ہے۔

(۱) میں تمہاری بات نہیں مانتا بلکہ اپنا کام پورا کر کے رہوں گا
(۲) میں اپنا کام پورا کر کے رہوں گا۔

دونوں فقروں میں ارادے کا استقلال موجود ہے۔ مگر طریق اظہار میں فرق صاف صاف نظر آتا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حیاتی عہد میں کفار اور مشرک تلوار لے کر اسلام کو مٹانے کے لئے نکلے تھے۔ اس لئے جلالی رنگ کے مقابلے کا اظہار لازمی تھا۔ مگر سورۃ صف میں اس کی ضرورت نہیں تھی۔ یہاں فتح کا ایک دوسرے دور کا ذکر ہے۔ جو آخری زمانے میں جمالی رنگ کا ہوگا۔ اس لئے لہجہ میں بغیر ارادہ کے استقلال میں کمی کے نرمی کا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہاں خود مسلمانوں کے متعلق بھی کارِ اصلاح فتح اسلام میں شامل ہے۔ اور ظاہر ہے کہ خود اہل اسلام کے کارِ اصلاح کے لئے جلالی شان کے اظہار کی ضرورت نہیں بلکہ تجدید احیائے اسلام

(باقی دیکھیں ص ۴ پر)

# دس شرائط بیعت — ہمارا دستور العمل

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مد ظلہا العالی)

مؤرخہ ۱۲ اپریل ۶۶ء کو لجنہ اماء اللہ پشاور کے اجتماع میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مد ظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مندرجہ بالا موضوع پر جو اہم تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

## شرائط بیعت

جب انسان کسی جماعت کے ساتھ تعلق پیدا کرتا ہے یا کسی سوسائیٹی کا ممبر بنتا ہے تو اس جماعت یا سوسائیٹی کی کچھ ذمہ داریاں یا شرائط ایسی ہوتی ہیں جن کا بجا لانا اس پر فرض ہوتا ہے۔ احمدیت کسی نئے مذہب کا نام نہیں۔ کسی سوسائیٹی کا نام نہیں بلکہ احمدیت اسلام کی ہی نشأۃ ثانیہ کا نام ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پھر سے اللہ تعالےٰ کے جلال اور عظمت کو دنیا میں قائم کرنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کا احیاء کرنا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لینی شروع کی اور جماعت کی بنیاد قائم ہوئی تو آپ نے ہر مرد اور عورت جس نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کیا اس کے لئے کچھ شرائط مقرر کیں۔ گویا وہ شرائطِ بیعت شرائط ہیں احمدیت میں داخلہ کی اور ان کا پورا کرنے والا مرد یا عورت ہی حقیقی احمدی اور حقیقی مسلمان کہلا سکتا ہے وہ شرائط کوئی نئی چیز نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی بلکہ وہ نچوڑ ہیں قرآن مجید کی تعلیم کا اور نچوڑ ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوالِ مقدسہ اور آپؐ کی نصائح کا۔

ہم جو لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں اور احمدیہ جماعت کی خواتین ہیں ہمارا نصب العین اور ہمارا دستور العمل بھی ان شرائط کی ادائیگی ہی ہے۔ ان شرائط پر پورا اترے بغیر ایک احمدی عورت نام کی احمدی تو ضرور ہو گی مگر حقیقی احمدی نہیں ہو گی۔ اگر ہم ان شرائط پر پوری اترتی ہیں تو یقیناً ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو احسن طور پر پورا کر دیا گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ دس شرائط بیعت ایک کسوٹی ہیں احمدیت کے امتحان کو ...... پاس کرنے کی۔

## پہلی شرط۔ شرک سے اجتناب

سب سے پہلی شرط یہ ہے:۔

"بیعت کنندہ سچے دل سے
عہد اس بات کا کرے کہ
آئندہ اس وقت تک کہ قبر
میں داخل ہو جائے شرک سے
مجتنب رہے گا۔"

ابتدائے عالم سے تمام انبیاء کی رسالت کی غرض دنیا میں توحید کا قیام تھا۔ ہر نبی اپنی قوم کو اس طرف دعوت دیتا چلا آیا ہے کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے اسے مانو اور اسی کی عبادت کرو۔ توحید اسلام کی بنیادی باتوں میں سے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے جن میں سے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ دل اور زبان سے انسان یہ گواہی دے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی ہستی قابلِ پرستش نہیں۔ قرآن مجید سارا کا سارا توحید کی تعلیم سے بھرا پڑا ہے اور شرک کے خلاف ایک شمشیر برہنہ نظر آتا ہے۔ کامل توحید کا قیام صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو ارشاد فرمایا

يا ايها النبى اذا
جاءت المومنت
يبايعنك على ان لا
يشركن .....

کہ اے نبی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) آپ مومن عورتوں سے اس شرط پر بیعت لیں کہ وہ شرک نہیں کریں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک لمبا عرصہ گزر جانے کی وجہ سے لوگوں میں پھر قبر پرستی۔ پیر پرستی۔ مزاروں پر چڑھاوے چڑھانے وغیرہ بدعات رائج ہو گئیں۔ خدا تعالےٰ پر توکل کی جگہ گنڈوں تعویذوں نے لے لی لیکن اللہ تعالےٰ کی رحمت نے جوش مارا اور اس نے دنیا کی اصلاح کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے ہی ایک غلام کو بھجوایا تا وہ دنیا سے شرک کو دور کر کے توحید کا قیام کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنی بعثت کی غرض مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"اب اتمامِ حجت کے لئے
میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں
کہ اس کے موافق جو ابھی
مَیں نے ذکر کیا ہے خدا تعالیٰ
نے اس زمانہ کو تاریک پا کر
اور دنیا کو غفلت اور کفر
اور شرک میں غرق دیکھ کر
اور ایمان اور صدق اور
تقوےٰ اور راستبازی کو
زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ
کر کے مجھے بھیجا ہے تا کہ
دوبارہ دنیا میں علمی اور
عملی اور اخلاقی اور ایمانی
سچائی کو قائم کرے اور
تا اسلام کو ان لوگوں کے
حملوں سے بچائے جو
فلسفیت اور نیچریت اور
اباحت اور شرک اور
دہریّت کے لباس میں اِس
الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا
چاہتے ہیں!"
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۱)

## اسلام پر سب سے بڑا حملہ

اسلام پر سب سے بڑا حملہ جو شرک پیدا کر رہا تھا دجالیّت کا تھا۔ مسیحی اقوام نے ایک خدا کی بجائے تین خداؤں کا عقیدہ پیدا کر کے شرک کی بنیاد رکھ دی۔ ہندوستان میں عیسائی حکومت کے زیر سایہ رہنے کی وجہ سے اور عیسائیوں کے ساتھ رہنے کے باعث مسلمانوں میں بھی اس قسم کے عقائد پیدا ہو چکے تھے کہ انہوں نے حضرت عیسےٰ کو زندہ آسمان پر مان کر اسلام میں عملاً شرک کا عقیدہ داخل کر دیا تھا جس کے نتیجہ میں بہت سی اعتقادی اور عملی کمزوریاں آہستہ آہستہ ان میں پیدا ہوتی گئیں اور وہ حقیقی اسلام سے دُور جا پڑے۔ توحید کے منہ سے تو علمبردار تھے مگر عمل ان کا توحید کے خلاف تھا۔ مشرکانہ رسوم کی پیروی۔ پیروں کی قبروں پر جانا ان کے عرس کرنا وغیرہ سینکڑوں بدعتیں انہوں نے شروع کر دیں۔ حیاتِ مسیح کے عقیدہ سے عیسائیوں کو اور تقویت ملی اور انہوں نے ہندوستان میں کثرت سے عیسائی بنانے شروع کر دیئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کاسرِ صلیب بنا کر بھیجا تھا۔ توحید کے قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ آپ نے وفاتِ مسیح کا مسئلہ قرآن مجید کی رُو سے پیش فرما کر گویا عیسائیت کی ریڑھ کی ہڈی ہی توڑ دی آپ نے بار بار اس بات پر زور دیا کہ عیسےٰ کو مرنے دو اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔ آپ کے لئے یہ امر ناقابلِ برداشت تھا کہ خدا تعالےٰ کی مخلوق کو خدا تعالےٰ کے ساتھ شریک ٹھیرایا جائے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ مَیں تثلیث کی خرابیوں
کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں اسلئے
یہ دردناک نظارہ کہ ایسے لوگ دنیا
میں چالیس کروڑ سے بھی کچھ زیادہ
پائے جاتے ہیں جنہوں نے حضرت
عیسےٰ علیہ السلام کو خدا سمجھ رکھا ہے
میرے دل پر اس قدر صدمہ پہنچاتا
رہا ہے کہ مَیں گمان نہیں کر سکتا کہ مجھ پر
میری تمام زندگی میں اس سے بڑھ کر
کوئی غم گزرا ہو۔ بلکہ اگر ہمّ و غم سے
مرنا میرے لئے ممکن ہوتا تو یہ غم
مجھے ہلاک کر دیتا کہ کیوں یہ لوگ
خدائے واحد لاشریک کو چھوڑ کر
ایک عاجز انسان کی پرستش کر رہے
ہیں اور کیوں یہ لوگ اس نبی پر ایمان
نہیں لاتے جو سچی ہدایت اور
راہِ راست لے کر دنیا میں آیا ہے
ہر ایک وقت مجھے یہ اندیشہ رہا ہے
کہ اس غم کے صدمات سے مَیں ہلاک
نہ ہو جاؤں۔۔۔۔ اور میرا اس
درد سے یہ حال ہے کہ اگر دوسرے
لوگ بہشت چاہتے ہیں تو میرا بہشت
یہی ہے کہ مَیں اپنی زندگی میں اس
شرک سے انسانوں کو رہائی پاتے
اور خدا کا جلال ظاہر ہوتے دیکھ لوں
اور میری روح ہر وقت دعا کرتی ہے
کہ اے خدا! اگر مَیں تیری طرف سے

ہوں اور اگر تیرے فضل کا سایہ میرے ساتھ ہے تو مجھے یہ دن دکھلا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے سر سے یہ تہمت اٹھا دی جائے کہ نعوذ باللہ انہوں نے خدائی کا دعوےٰ کیا ایک زمانہ گزر گیا کہ میری پنج وقت کی یہی دعائیں ہیں کہ خدا ان لوگوں کو آنکھیں بخشے اور وہ اس کی وحدانیت پر ایمان لائیں اور اس کے رسول کو شناخت کر لیں۔ اور تثلیث کے اعتقاد سے توبہ کریں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہشتم ص۱۱)

یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کس قدر تڑپ تھی کہ خدا کی توحید قائم ہو۔ اس کا جلال ظاہر ہو اور دنیا شرک کی بیڑیوں سے رہائی پائے۔

ہم جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا اور خدا تعالےٰ کا مامور مانا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم خود بھی توحید پر قائم ہوں اپنی اولادوں کو بھی توحید پر اتنا پکا کریں کہ شرک کہیں سے بھی ان کے دماغوں میں داخل نہ ہو سکے اور اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ تثلیث کے خلاف جہاد کریں۔

عورتوں پر تو یہ ذمہ داری بہت زیادہ عائد ہوتی ہے۔ ایک تو وہ فطرتاً کمزور طبیعت ہونے کی وجہ سے بہت جلد شرک کی طرف راغب ہو جاتی ہیں دوسرے بچوں کی تربیت کی اہم ذمہ داری ان کے سپرد ہے۔ اگر مضبوطی سے وہ خود توحید پر قائم نہیں ہوں گیں تو اولاد بھی اس معیار کو نہیں پہنچ سکے گی۔ بہت سے احباب باوجود مخلص احمدی ہونے کے اپنے بچوں کو عیسائی مدرسوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوا دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے شہر میں دوسرے سکول موجود ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ صلیبوں کے سایہ کے نیچے پروان چڑھنے والے بچے کاسرِ صلیب کیسے بنیں گے؟ ان کے دلوں میں تو بچپن سے ہی شرک کا بیج بویا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہ لوگ بھی جو میری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔"

(کشتی نوح ص۱۵)

اسی طرح آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔"

(کشتی نوح ص۱۶)

غرض زمین و آسمان کی پیدائش کی غرض اور انبیاء کی رسالت کی غرض اللہ تعالےٰ کی توحید کا قیام ہے اور جو شخص اعتقادی طور پر یا عملی طور پر توحید باری کے صحیح مقام سے ذرا سا بھی ہٹتا ہے۔ وہ دوسرے الفاظ میں شرک پھیلانے کا موجب بنتا ہے اسی مقام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"یہ تین باتیں جس کسی میں ہوں گی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پائے گا۔ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں اور جس کسی سے محبت کرے تو اللہ ہی کے لئے اس سے محبت کرے اور کفر میں واپس جانے کو ایسا بُرا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو۔"

## شرک کی مختلف قسمیں

جس طرح ایمان کے مختلف مدارج اور مراتب ہوتے ہیں اسی طرح شرک کے بھی درجات ہیں۔ مخفی در مخفی شرک انسان میں پیدا ہو جاتا ہے جس کا ابتداء میں اسے احساس بھی نہیں ہوتا لیکن آہستہ آہستہ وہی اسکی ہلاکت کا موجب ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلعم نے تو بچوں کو مارنے سے بھی اس لئے منع فرمایا ہے کہ یہ بھی ایک طرح کا مخفی شرک ہے کہ ایک انسان کسی اور طریق سے بچوں کی اصلاح کرنے کی بجائے خدائی کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے

قرونِ اولیٰ کے مسلمان جب ایمان لائے تو کون سی تکلیف تھی جو انہیں نہ دی گئی۔ مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی ہر قسم کے ہتھیاروں سے ان کی آزمائش کی گئی مگر ان کے مُنہ سے ایک ہی کلمہ نکلتا تھا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ۔ آج کا مسلمان سینکڑوں بدعات میں گرفتار ہے جن میں بہت سی ایسی ہیں جو صریحاً قرآن کے سنت رسول اللہؐ کے اور حدیث کے خلاف ہیں مگر پھر بھی وہ ان کو نہیں چھوڑتے صرف اس لئے کہ وہ ان کی قوم یا برادری میں رائج ہیں جن کے چھوڑنے سے ان کی ناک کٹتی ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ہو کر صحیح مقام توحید کو ہم نہ پا سکیں۔ اسلام کے تنزل کا باعث ہی یہی ہوا کہ نام کے مسلمان رہ گئے مگر عادات اور افعال مشرکوں کی آ گئیں۔ اسلام کا احیاء منحصر ہے اس بات پر کہ اللہ تعالےٰ کو اس کی حقیقی عزت دی جائے۔ خدا تعالےٰ کی عظمت اور جلال کو پھر سے دنیا میں قائم کیا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

یخرج من النار من
قال لا الٰہ الا اللہ
وفی قلبہ وزن شعیرٍ
من خیرٍ۔

یعنی جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ دے اور اس کے دل میں ایک جو برابر نیکی یعنی ایمان ہو وہ بھی دوزخ سے نکالا جائے گا۔ اس سے مراد صرف منہ سے لا الٰہ الا اللہ کہنا نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کو حقیقی معنوں میں واحدہٗ لاشریک سمجھنا اور اس کی تمام صفات پر ایمان رکھنا ہے۔

پس ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بدولت اللہ تعالےٰ نے انہیں زندہ خدا دکھایا ہے اور زندہ خدا کے زندہ نشانات انہوں نے دیکھے ہیں۔ ان کا کوئی عمل ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو توحید کے خلاف ہو۔

## دوسری شرط

### حقوق العباد کی ادائیگی

دوسری شرط بیعت کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیش فرمائی تھی:

"دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آئے۔"

پہلی شرط بیعت کا تعلق اللہ تعالےٰ کے حقوق سے تھا اور دوسری شرط کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ اسلامی تعلیم کے یہی دو بڑے ستون ہیں کہ اگر ایک طرف اللہ تعالےٰ کے حقوق کو ادا کیا جائے تو دوسری طرف خدا تعالےٰ کے بندوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے تب اسلام مکمل ہوتا ہے۔ اس ایک شرط میں ہی دس باتوں کے کرنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اور یہ تعلیم آپ نے عین قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے مطابق دی ہے۔

(باقی)

---

## لیڈر

(بقیہ ص۲)

کے لئے جمالی رنگ کی ضرورت ہے۔

پھر یہ بات بھی زیرِ نظر رہے کہ سورہ توبہ میں جو خطاب مسلمانوں سے کیا گیا وہ صحابہ کرامؓ کے لئے انتہا ہی نہیں بلکہ فاتحانہ ہے۔ اس دور میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم تھے جنہوں نے مال و جان کی ایسی قربانیاں کیں کہ تاریخِ عالم میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ وہ لوگ بحیثیت مجموعی ایک مثالی جماعت تھے نہ کہ اس طرح کے مسلمان جن کو اللہ تعالےٰ نے سورہ صف میں خطاب کرتا ہے کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا
لم تقولون مالا تفعلون

اور ایسے مسلمان ہیں جو عذاب الیم سے بچنے کے لئے الٰہی سہارے کے محتاج ہیں جن کو اللہ تعالےٰ وہ نسخہ بتاتا ہے جو انہیں عذاب الیم سے بچا سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین ھل ادلکم
علیٰ تجارۃٍ تنجیکم
من عذابٍ الیم۔

## ولادت

مؤرخہ ۱۶ جولائی ۶۶ء کو مکرم عبدالشکور صاحب اسلم مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اللہ تعالےٰ نے بچی عطا فرمائی۔ نومولودہ محترم خدا بخش صاحب المعروف مومن جی کی پوتی اور محترم ملک ممتاز علی صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام منعقدہ

# تعلیم القرآن کلاس ۱۹۶۶ء کی رپورٹ

(محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری قائمقام ناظر اصلاح وارشاد)

مورخہ ۳۱ جولائی کو نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام منعقدہ تعلیم القرآن کے اختتام پر جو الوداعی تقریب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری قائمقام ناظر اصلاح وارشاد نے مندرجہ ذیل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

سیدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ! آج نظارت اصلاح وارشاد کے زیر انتظام تیسری تعلیم القرآن کلاس اختتام پذیر ہوئی۔ تعلیم القرآن کی اس سکیم کے تحت اس تیسرے سال میں تقریباً پورے قرآن کریم کا دور مکمل ہوا ہے امسال اس کلاس کو یہ خصوصی امتیاز بھی حاصل ہے کہ اس کا افتتاح بھی حضور کی مبارک ہدایات سے ہوا ہے۔ اور اسکے اختتام میں بھی حضور اس کلاس کے دوران مناسب ہدایات دینے کے لئے رونق افروز ہیں۔ یہ سلسلہ تعلیم ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے ماتحت جاری ہوا تھا یہ کلاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نئی تحریک اشاعتِ علوم قرآنیہ کو بھی پورا کر رہی ہے۔

اس کا پروگرام یہ تھا کہ سلسلہ کے علماء کرام امسال آخری دس پاروں کا درس دیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اساتذہ کرام نے محنت سے کام کر کے دس سپاروں کا درس مع ترجمہ ومعارف قرآن ختم کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر روز پروگرام میں ایک گھنٹہ مفید علمی تقاریر کے لئے رکھا گیا تھا۔ درس القرآن کے علاوہ ریاض الصالحین کا درس بھی پورا مہینہ جاری رہا جو محترم داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دیا۔ درس القرآن دینے والے علماء کرام کے اسماء گرامی یہ ہیں

مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب مولوی ابو العطاء صاحب۔ مولوی قمر الدین صاحب۔ چوہدری محمد شریف صاحب مولوی دوست محمد صاحب اور خاکسار محمد نذیر۔

مندرجہ ذیل اصحاب نے دینی اور علمی اور متنازعہ فیہ مسائل پر تقاریر فرمائیں

مولانا ابو العطاء صاحب۔ ملک سیف الرحمان صاحب۔ مولوی دوست محمد صاحب۔ قاضی محمد اسلم صاحب۔ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ پروفیسر میر محمود احمد صاحب۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر۔ چوہدری محمد شریف صاحب۔ مولوی جلال الدین صاحب قمر۔ مکرم نور محمد نسیم سیفی صاحب۔ مولوی غلام باری صاحب سیف ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب اور خاکسار محمد نذیر۔

میں اس موقعہ پر اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ باستثنائے خاکسار ان تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کروں۔ جنہوں نے اس کلاس کی تعلیم وتدریس میں حصہ لیا ہے اور اپنی موثر اور دلپذیر تقاریر سے طلباء اور طالبات کو مستفیض فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

درس القرآن۔ درس الحدیث اور علمی تقاریر کے علاوہ حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء کی جلسہ سالانہ کی معرکۃ الآراء تقاریر حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۱۹۶۲ء کی تقریر اور مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم مرحوم ومغفور کی ۱۹۵۶ء کی تقریر کے ٹیپ ریکارڈ بھی اس کلاس کے طلبہ وطالبات کو سنائے گئے۔ یہ کام عزیزم قاضی عزیز احمد صاحب نے انجام دیا۔

اس کلاس کے طلباء کی خواہش پر انہیں خاکسار کا میانوالی کے مباحثہ کا ٹیپ ریکارڈ بھی سنایا گیا اور طالبات کو بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد کے متعلق slides بھی دکھائی گئیں جس کے لئے میں چوہدری شبیر احمد صاحب کا تہ دل سے ممنون ہوں

امسال باقاعدہ اوسطاً ۶۵ طلباء اور ۴۰ طالبات بیرون ربوہ سے باقاعدہ شریک درس رہے۔ مقامی طالبات ۵۰ کے قریب شامل ہوتی رہیں اور اسی طرح بعض مقامی اصحاب بھی وقتاً فوقتاً درس وتقاریر میں شامل ہوتے رہے ہیں مخدومہ ومحترمہ سیدہ صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا از حد ممنون ہوں کہ انہوں نے طالبات کے لئے اس کلاس میں گہری دلچسپی لی۔ اور تمام وقت خود درس میں شریک ہو کر بہترین مثال قائم کرتی رہیں۔ قیام وطعام کا انتظام لنگر خانہ مسیح موعود کی طرف سے کیا گیا تھا۔

میں یہ امر عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ امسال تعلیم القرآن کلاس کے دوران میں یونیورسٹی کے امتحانات آجانے کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کا ایک معتد بہ حصہ اس کلاس سے استفادہ نہیں کر سکا۔ نیز اس دفعہ کئی علماء ان ایام میں مرکز سے باہر جاتے رہے جس کی وجہ سے مجھے پروگرام کے چلانے میں دقت پیش آتی رہی۔ تاہم خدا کا شکر ہے کہ پوری کوشش کی گئی کہ طلباء اور طالبات کا وقت ضائع نہ ہو۔ اور وہ تعلیم وتدریس میں مشغول رہیں

پروگرام میں جو دقتیں امسال پیش آئی ہیں۔ حضور کی ہدایات کے ماتحت انشاء اللہ آئندہ سال انہیں دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اس کلاس کے جاری ہونے سے جہاں نوجوان مردوں اور مستورات کو قرآن وحدیث اور دینی علوم سے دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ وہاں مرکز میں رہنے سے جو برکات حاصل ہو سکتی ہیں۔ ان سے بھی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملا ہے۔ طلباء وطالبات کو . . . .

. . . جو دقتیں دوران تعلیم میں پیش آئی ہیں آئندہ سال ان کو دور کرنے کی کوشش کی جائیگی

میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ہر سال درس میں دس کی بجائے۔ پانچ سپارے رکھے جائیں اور کچھ صرف ونحو کے ابتدائی قواعد بھی سکھائے جائیں جو ترجمہ القرآن میں ممد ہوں گے حضور نے کل مغرب کی نماز کے بعد اپنی مجلس عرفان میں جو ہدایات نظارت کو دی ہیں انشاء اللہ انہیں ملحوظ رکھا جائے گا۔

آخر میں درخواست ہے۔ کہ حضور ہمیں اپنی ہدایات سے نوازیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام اساتذہ اور مقررین کرام طلباء اور طالبات کی زندگیوں کو دین ودنیا میں کامیاب اور بامراد بنائے اور طلباء وطالبات نے اس کلاس میں جو دینی علوم حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ حضور کے عہد مبارک میں قرآنی علوم کی ترویج کے متعلق حضور کی خواہشات علی وجہ الکمال عملی جامہ پہنائے۔ اللھم آمین

کلاس کے طلباء کی یہ خواہش ہے کہ حضور انہیں شرف مصافحہ بخشیں۔

خاکسار: حضور کا ادنیٰ خادم

محمد نذیر

(قائمقام ناظر اصلاح وارشاد)


## پاکستان ویسٹرن ریلوے ـــــ ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیزپی۔ ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ملات کی فراہمی کے سلسلے میں صرف بوا یس لے کے مینوفیکچرز اسپلائرز سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ان کے پاکستانی ایجنٹوں کی وساطت سے آنیوالے ٹنڈروں کو ترجیح دی جائے گی۔

| نمبر شمار | ٹنڈر نمبر سٹورز کی مختصر کیفیت اور مقدار | ٹنڈر فارم کی قیمت اور محصول ڈاک نا قابل واپسی | فروخت کی تاریخیں | مقررہ تاریخ اور وقت برائے وصولی | ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ |
| | P6/140/D4(B)OLANNO-070—66 | | | | |
| | ۱۔ ہیوی ڈیوٹی ۲" ہیڈنگ فورجنگ مشین = ایک عدد<br>۲۔ اوور ہیڈنگ ٹائپ ڈپلیکس پیٹرن ٹرمنگ پریس = ایک عدد<br>۳۔ نیومیٹک ڈرل اینڈ جیک۔ ہیمرز بمعہ کمپریسرز = ایک سیٹ<br>۴۔ وائر ڈرائنگ مشین = ایک عدد | ۲۵/- روپے | ۸-۶۶ تا ۱۹-۹-۶۶ | ۲۰-۹-۶۶ ۸ بجے صبح | ۲۰-۹-۶۶ ۸-۱/۲ بجے صبح |

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیزپی ڈبلیو ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (اسٹیشنری) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے تمام کام کے دنوں میں جمعہ کے سوائے ۹ اور ۱۲ بجے کے درمیان مذکورہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر دستیاب ہو سکتے ہیں ڈپوسٹل آرڈر، چیک بینک ڈرافٹ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ متذکرہ بالا ٹنڈر فارم کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے ایوایس لے میں ٹنڈر دہندگان مندرجہ دستاویزات دفتر کا نونیٹ جنرل آف پاکستان ۱۲ ایسٹ ۶۵ سٹریٹ نیو یارک ۲۱ این وائی سے بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف انہی ٹنڈر فارموں پر موصول ہونے والی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔ ٹنڈر ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ جو حاضر ہونا چاہے گا۔

۳۔ مقامی فرمیں بھی جو زرمبادلہ کے سلسلے میں کوئی معاونت طلب کئے بغیر حاضر اسٹاک سے مال پیش کرنے کی پوزیشن میں ہوں وہ فری ڈیلیوری کراچی یا لائسنگ سٹور پور کی بنیاد پر (جس میں گورنمنٹ ٹیکس کسٹم ڈیوٹی وغیرہ اور تمام دوسرے اخراجات شامل ہوں) کوٹیشنیں بھیج سکتی ہیں

INF(L)1968

## ورزشی مقابلے ـــ سالانہ اجتماع

### ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۶۶ء

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صحت جسمانی کو برقرار رکھنے کی خاطر نیز پروگرام میں تنوع پیدا کرنے کے لئے چند ایک کھیلوں کے مقابلے بھی کرائے جاتے ہیں۔ اور اس کے لئے ایسی کھیلوں کا انتخاب کیا جاتا ہے جو آئندہ زندگی میں بھی خدام کے کام آئیں یہ ورزشی مقابلے دو قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ انفرادی ۲۔ اجتماعی

اجتماعی مقابلوں میں شمولیت کے لئے علاقائی سطح پر ٹیم شامل ہوتی ہے۔ ان مقابلوں کی معین فہرست عنقریب شائع کی جائیگی۔ فہرست قریباً وہی ہوگی۔ جو اجتماع ۶۵ء کے لئے تھی۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## بشیر آباد اسٹیٹ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۶۶ء بوقت دس بجے صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم محمد صادق صاحب نے سرانجام دیئے جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع کی گئی جو عزیز رشید احمد جماعت نہم نے کی۔ نظم نثار احمد جماعت دہم نے پڑھی اس کے بعد عزیز حفیظ اللہ جماعت دہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر کی۔ اس کے بعد عزیز بشارت احمد جماعت ہفتم نے نظم پڑھی اور عزیز منیر احمد شاہد جماعت دہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی کے حالات بیان کئے۔ آخری نظم عزیز مسعود احمد جماعت نہم نے پڑھی۔ بعد میں محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت طیبہ کے واقعات دلچسپ انداز میں بیان فرمائے اور نوجوانوں کو آپکے اسوہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ بالآخر ۱۲ بجے یہ تقریب دعا پر ختم ہوئی۔

(خاکسار منصور احمد سکنڈ ماسٹر بی۔ آئی۔ ہائی سکول بشیر آباد)

## درخواست ہائے دُعا

میرے ماموں جان عبدالحکیم صاحب ناصر ربوہ سے لاہور سکوٹر پر جا رہے تھے کہ ایک حادثہ سے دوچار ہو گئے۔ نیز میری اہلیہ صاحبہ صاحب فراش ہیں۔ دونوں کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد سلیم ناصر۔ حیدر آباد سندھ حال ہڑپہ شہر)

۲۔ خاکسار کے پھوپھا زاد بھائی عبدالغفور ربوہ جو کہ بوجہ بیماری ان دنوں سول ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہیں۔ مخلص احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے (عبدالستار انچارج پیرمیڈاں نخرانہ)

۳۔ میں چند دنوں سے جگر کی خرابی کے باعث بیمار ہوں اور بعض دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (فضل کریم گورنمنٹ مڈل سکول موسن)

۴۔ میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزی منصورہ قریشی ایم اے کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (حکیم محمود احمد دار الشفا خانیوال)

۵۔ میرا بھتیجا عزیز بشارت احمد ابن مشتاق احمد صاحب شدید بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(امتہ اللہ بیگم اہلیہ محمد حسین صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ)

۶۔ خاکسار کے ایک غیر احمدی دوست مکرم خالد اعجاز صاحب کے ای انجینئرنگ کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (نذیر احمد جھنگ صدر شہر)

۷۔ میری لڑکی عزیزہ اختر الرشیدہ عرصہ چھ سال سے دماغی امراض میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(صوفی عبدالحکیم کراچی)

## قبولیتِ دعا کا ایک واقعہ

ایک دن دوپہر کا وقت تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ (جو اس وقت ابھی کالج کے پرنسپل ہی تھے) کالج سے اٹھ کر اپنی کوٹھی تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں مجھے فرمایا کہ تمہارے کتنے بچے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میرا کوئی بچہ نہیں۔ حالانکہ شادی ہوئے ۲۲ برس ہو چکے ہیں۔ میری اہلیہ دائم المریض ہے۔ فرمایا تم اور شادی کر لو۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میری بیوی بیمار رہتی ہے پھر اسکے ماں باپ اور بھائی بھی نہیں ہیں صرف ایک بہن ہے اندریں حالات اگر میں اور شادی کر لوں تو اسے بہت تکلیف ہوگی۔ چند ایک اور باتیں دریافت کرنے کے بعد حضور خاموش ہو گئے اور میرا یہ یقین ہے کہ اس وقت آپ میرے لئے دعا کر رہے تھے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے قبول فرمایا۔ اس کے بعد بھی میں خدمت میں وقتاً فوقتاً دعا کے لئے عرض کرتا رہا۔ اور حضور نے فرمایا کہ میں دعا کروں گا اس سے کچھ عرصہ بعد میری بیوی کی طبیعت معجزانہ رنگ میں اچھی ہونی شروع ہو گئی۔ مگر کچھ عرصہ بعد پھر اسے تکلیف ہو گئی اور حالت خراب ہوتی ہی گئی۔ حتیٰ کہ اسے فضل عمر ہسپتال داخل کرانا پڑا۔ جب حالت زیادہ تشویشناک ہو گئی تو میں نے فون پر حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا۔ حضور نے دعا فرمائی۔ مجھے تسلی دی اور ساتھ ہی محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو تاکید فرمائی کہ میری اہلیہ کا خاص طور پر علاج معالجہ میں خیال رکھا جائے۔ چنانچہ انہوں نے بڑی توجہ سے علاج فرمایا۔ اسی اثنا میں مجھے علم ہوا کہ میری اہلیہ تو امید سے ہے افاقہ ہونے پر میں اسے گھر لے آیا۔ جب وقت آیا تو ڈاکٹری مشورہ کے مطابق میں اسے لائلپور لے گیا۔ چنانچہ وہاں پر اپریشن سے بفضلہ تعالےٰ لڑکا ہوا۔ جو بائیس سال کے بعد محض حضور کی توجہ اور دعاؤں کے ثمرہ کے طور پر اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے اخراجات کے لئے بھی مجھے مبلغ چار صد روپے عنایت فرمائے۔

حضور نے میرے لئے جو دعائیں فرمائیں اور جو نظر عنایت فرمائی اس کا صلہ اللہ تعالےٰ ہی انہیں دے سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ حضور کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

(خاکسار شیخ رشید احمد مددگار کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

## گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول میں داخلہ

کورس:- گورنمنٹ انجینئرنگ سکول۔ رسول میں سول انجینئرنگ CIVIL ENGINEERING کا تین سالہ ڈپلومہ کورس ہوتا ہے۔ ان ملازمین کو ہمارے ملک میں عموماً "اوورسیر" (OVERSEER) کہتے ہیں

شرائط داخلہ:- میٹرک سیکنڈ ڈویژن سائنس (کیمیا طبیعات) اختیاری ریاضی اور ڈرائنگ کے ساتھ۔

نوٹ ۱:- میٹرک تھرڈ ڈویژن اور آرٹس کے ساتھ میٹرک کرنے والے طلبا درخواست دینے کے مجاز نہیں۔

نوٹ ۲:- تین چار سال سے تجربہ میں آتا ہے کہ طلباء کی مقررہ تعداد فسٹ ڈویژن پر ہی ختم ہو جاتی ہے

مفصل معلومات:- تفصیلی معلومات کے لئے ماہ جولائی ۱۹۶۶ء کے ماہنامہ خالد میں "گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول" کے زیر عنوان ایک مفصل مضمون ملاحظہ فرمادیں۔ یہ مضمون تقریباً ہر قسم کی معلومات کے لئے کافی ہے۔ اگر مزید معلومات درکار ہوں تو خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

ایک ضروری گذارش۔ وہ طلبا جو اسال گورنمنٹ انجینئرنگ سکول میں داخلہ لے رہے ہیں۔ وہ جلد ہی ہمیں اپنے مکمل ایڈریس بھجوا دیں یا وہ دوست جن کے کوئی عزیز و واقف اسال اس سکول میں داخلہ لے رہے ہوں تو وہ اس اعلان کو پڑھ کر ان طلبا کے مکمل ایڈریس بھجوا دیں تاکہ انکو حسب موقعہ ضروری معلومات سے مطلع کیا جا سکے اور داخلہ کے وقت پیش آنے والی ابتدائی مشکلات سے انہیں محفوظ رکھا جا سکے۔

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں:- محمد افضل طاہر رول نمبر ۲۳ فائینل ایئر انجینئرنگ سکول رسول

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کوئٹہ ۳ راگست۔ پرسوں رات کوئٹہ اور لورالائی ضلع کے بعض حصوں میں زلزلے کے متعدد زوردار جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ان جھٹکوں سے متعدد مکانات گر پڑے ہیں یا ان میں شگاف پیدا ہو گئے ہیں۔ چونکہ رات کا وقت تھا۔ اور لوگ صحنوں میں یا کھلے آسمان تلے سو رہے تھے اس لئے جانی نقصان زیادہ نہیں ہوا۔ صرف دکی تحصیل میں ایک مرد اور ایک بچہ ہلاک ہو گئے ہیں۔

ابتدائی اطلاعات کے مطابق مکانوں کو زیادہ نقصان قصبہ لورالائی، دکی، ملی اسمٰعیل شیر، جہانگیر شیر، اعران شیر، گمباز اور بارو رکھان کے گاؤں میں ہوا۔ زلزلہ کے جھٹکے خود کوئٹہ کے شہر میں بھی محسوس کئے گئے۔ یہ وقفوں کے ساتھ تین بار آئے۔ پہلا جھٹکہ رات کے بارہ بج کر دس منٹ پر آیا۔ اور آخری رات کے ساڑھے تین بجے۔ کوئٹہ کی رصدگاہ کے مطابق سب سے زیادہ زوردار جھٹکہ رات ۲ بج کر ۳ منٹ پر آیا۔ زلزلہ پیما کے مطالعہ سے پتہ چلا ہے کہ زلزلے کا مرکز کوئٹہ سے ایک سو اٹھارہ میل مشرق جنوب میں ہے۔ یعنی زلزلے کا مرکز لورالائی ضلع میں دکی تحصیل ہے۔ اس سال جنوری کے مہینے سے اب تک لورالائی کے ضلع میں بارکھان کے علاقہ میں یہ چوتھا زلزلہ ہے۔

فی الحال یہ بات صحیح طرح پر معلوم نہیں ہو سکی کہ زلزلہ سے کتنا جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ تاہم چونکہ لوگ رات کے وقت باہر صحنوں میں یا کھلے آسمان تلے سو رہے تھے۔ اس لئے توقع کی جاتی ہے کہ جانی نقصان زیادہ نہیں ہوا۔ دریں اثناء اطلاع ہے کہ ڈاکٹر اور سامان متاثرہ علاقے میں بھیج دیا گیا ہے۔ صوبائی وزیر مواصلات مسٹر محمد خان جنیجو بھی اپنی موٹر کار میں دکی پہنچ گئے ہیں۔ اور علاقے کا معائنہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے متاثرہ لوگوں سے ملاقات کی اور ان سے اظہار ہمدردی کیا۔ ڈپٹی کمشنر اور دیگر حکام بھی زلزلے سے متاثرہ علاقہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ مسٹر جنیجو نے متاثرہ علاقہ کے لوگوں کو یقین دلایا کہ ان کی امداد اور بحالی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے ڈویژنل کمشنر مسٹر افضل آغا کو ہدایت کی ہے کہ کوئٹہ کے متاثرہ افراد کی امداد کے لئے فوری طور پر دس ہزار روپے منظور کر دیں۔

ڈپٹی کمشنر لورالائی نے بتایا کہ زلزلے سے سب سے زیادہ نقصان لورالائی کے بارو شیر، جہانگیر شیر، بابر کچھ سنگلی اور ہرنائی کے علاقے میں پہنچا انہوں نے بتایا کہ ان مقامات پر سینکڑوں مکانات منہدم ہو گئے۔ اور باقی میں دراڑیں پڑ گئیں۔ بابر کچھ، سنگلی اور ہرنائی کے درمیان چٹانوں سے بڑے بڑے پتھر گرنے سے ریل کی پٹڑی کو سخت نقصان پہنچا۔ اور بابر کچھ کے قریب ایک مال گاڑی پٹڑی سے اتر گئی ریلوے لائن مرمت کر دی گئی اور ریلوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے ضلعی حکام متاثرہ علاقے میں فوری طور پر امداد پہنچا رہے ہیں۔

• راولپنڈی ۳ راگست۔ وزیر خارجہ شریف الدین پیرزادہ نے بھارت کے اس الزام کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ پاکستان اور چین ایٹمی ہتھیار بنانے کے لئے باہم تعاون کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اس الزام کے ذریعہ دنیا کی توجہ اپنے عزائم سے ہٹانا چاہتا ہے

وزیر خارجہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ یکم اگست کو شائع ہونے والا یہ بیان میری نظروں سے گزرا ہے جس میں بھارتی وزیر اعظم نے پاکستان پر چین کے ساتھ ایٹمی تعاون کرنے کا الزام عاید کیا ہے جس میں واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ اس دعوے میں شمہ برابر بھی صداقت نہیں۔ وزیر خارجہ نے اس امر پر سخت افسوس ظاہر کیا کہ بھارت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی جیسی انتہائی ذمہ دار شخصیت نے اس قسم کا قطعی بے بنیاد الزام عاید کیا ہے انہوں نے کہا کہ اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ بھارت کے ایٹمی ہتھیار بنانے کے عزائم کے متعلق جو بھاری ثبوت مہیا ہو رہے ہیں اس قسم کے الزام کے ذریعہ دنیا کی توجہ ان سے ہٹائی جائے۔

• ٹوکیو ۳ راگست۔ شمالی ویت نام نے دعویٰ کیا ہے کہ کل ویٹ کانگ نے اپنے علاقے میں تین امریکی طیارے تباہ کر دیئے۔ اور ہوابازوں کو گرفتار کر لیا۔ دریں اثناء کمبوڈیا کی سرحد کے قریب امریکہ کے ۲۵ پیپل ڈویژن اور حریت پسندوں کے درمیان گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے

ایک امریکی ترجمان نے کل سائیگون میں بتایا کہ کل شمالی ویٹ نام پر ہوائی حملوں کے دوران شمالی ویت نام نے امریکی طیاروں پر روسی میزائلوں اور طیارہ شکن توپوں کے گولوں کی بوچھاڑ کر دی۔ اور دو لیفٹیننٹ اسکائی رئیڈر گرا ئے۔

• نئی دہلی ۳ راگست۔ پاکستان اور چین کے خلاف اشتعال انگیز کارروائیاں کرنے کے بعد بھارت نے اب برما سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی ہے آسام سے ملحق سرحد پر دونوں ملکوں کے درمیان مسلح جھڑپوں کی اطلاع ملی ہے۔ ان جھڑپوں میں جو مسلسل دو روز جاری رہیں ایک بھارتی مارا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ ایک مسلح بھارتی جمعیت سرحد پار کر کے برما کے علاقہ میں داخل ہو گئی۔ برما کے سرحدی عملہ نے جوابی کارروائی کر کے اسے بھگا دیا۔ دوسرے روز کمک پہنچنے پر بھارت نے پھر چھیڑ چھاڑ شروع کر دی ہے اسی اثناء میں برما کے فوجی دستے سرحد پر پہنچ چکے تھے۔ جنہوں نے جواب میں زبردست فائرنگ کر کے بھارتیوں کو مار بھگایا۔ اس تصادم میں ایک بھارتی باشندہ مارا گیا۔ بھارت اور برما کے درمیان سرحدی تصادم کا یہ پہلا واقعہ ہے

• اسلام آباد ۳ راگست۔ لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی آئندہ کانفرنس میں وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ یہ کانفرنس اگلے مہینے شروع ہو گی۔ یاد رہے کہ صدر ایوب نے کانفرنس میں شرکت نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے پاکستانی وفد میں دیگر ارکان کے علاوہ سیکرٹری امور خارجہ مسٹر ایس۔ ایم یوسف بھی شامل ہوں گے۔ دریں اثناء کانفرنس کا تفصیلی ایجنڈا ابھی موصول نہیں ہوا البتہ اس کی اہم باتیں دفتر خارجہ کو مل چکی ہیں۔

خیال ہے کہ اس کانفرنس میں ویت نام روڈیشیا اور دیگر امور کے علاوہ جموں و کشمیر کا سوال بھی اٹھایا جائے گا۔ اسلام آباد میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اس مسئلے پر غور کرنا بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ اسی تنازعہ کے باعث دولت مشترکہ کے دو ممالک میں دو مرتبہ جنگ ہو چکی ہے پاکستانی وفد نے کانفرنس کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اس اجلاس میں زیر بحث آنے والے معاملات خصوصاً ویتنام اور رہوڈیشیا کے مسائل پر پاکستان کا موقف دنیا پر کافی واضح ہو چکا ہے۔

• آسٹن ٹیکساس ۳ راگست۔ گذشتہ روز ٹیکساس یونیورسٹی کے ایک امریکی طالب علم نے چودہ انسانوں کو قتل کر کے زبردست ہیجان برپا کر دیا۔ وہ یونیورسٹی کے سرفلک مینار سے اندھا دھند فائرنگ کر کے راہ گیروں کو نشانہ بناتا رہا اور نوے منٹ تک پولیس کا مقابلہ کرنے کے بعد گولیوں سے چھلنی ہو کر گر گیا۔ اس خونی ڈرامے کے محرکات ابھی سامنے نہیں آئے۔

• ماسکو ۳ راگست:۔ روس کی نئی پارلیمنٹ نے روس کے موجودہ وزیر اعظم مسٹر کوسیجن کو دوبارہ وزیر اعظم منتخب کیا ہے۔ کل روسی پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس ہوا۔ جس میں کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر برژنیف کی سفارش پر انہیں دوبارہ وزیر اعظم منتخب کیا گیا ہے۔

دلفریب زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۳

ہمدرد نسواں (ٹھراکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق چوک ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

# اسلام نے انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کے ذکر الٰہی پر زور دیا ہے

## مومن وہی ہے جو ہر حالت میں خدا تعالےٰ کو یاد رکھتا ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ انفرادی اور اجتماعی ذکر الٰہی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"کامل مومن وہ ہوتا ہے کہ جب وہ علیحدہ بیٹھتا ہے تب بھی خدا تعالےٰ کا ذکر کرتا ہے اور جب مجلس میں بیٹھتا ہے تب بھی اس کا ذکر کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اسلام نے انفرادی ذکر پر بھی بڑا زور دیا ہے اور اجتماعوں کے مواقع پر بھی ذکر الٰہی پر زور دیا ہے۔ چنانچہ جب مسلمان حج کے لئے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکر الٰہی ہوتا ہے۔ عیدین کے لئے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکر الٰہی ہوتا ہے شادی اور بیاہ کے لئے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکر الٰہی ہوتا ہے۔ جنازہ کے لئے جاتے ہیں تو وہاں بھی ذکر الٰہی ہوتا ہے، گویا ہر قسم کے اجتماعوں کو بابرکت بنانے کا نسخہ اسلام نے یہی بتایا ہے کہ ذکر الٰہی پر زور دیا جائے اِس کے مقابلہ میں انفرادی ذکر کی اہمیت بھی اسلام نے بار بار بتائی ہے یہاں تک کہ کھانا کھاتے وقت، کھانے سے فارغ ہوتے وقت، سونے وقت، جاگتے وقت سفر پر جاتے وقت، سفر سے آتے وقت غم کے وقت خوشی کے وقت، مسجد میں آتے وقت اور مسجد سے جاتے وقت بلندی پر چڑھتے وقت اور بلندی سے اترتے وقت، اسی طرح آئینہ دیکھتے وقت کپڑے بدلتے وقت، نیا چاند دیکھتے وقت یہاں تک کہ بیوی کے پاس جاتے وقت بھی دعاؤں اور ذکر الٰہی کی تاکید کی ہے اور پھر فرمایا ہے کہ ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو ورنہ تمہارا کام بے برکت ہو جائے گا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام نے یہ بھی کہا ہے کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ مگر اسلام نے یہ بھی کہا ہے کہ مومن کثرت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ صرف ۳۳ یا ۳۴ دفعہ تسبیح و تحمید کرنے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ بات بات پر وہ الحمد للہ، سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہتے رہتے ہیں۔ درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو یہ دونوں باتیں ہی ضروری تھیں۔ کیونکہ عشق میں انسان کی دونوں حالتیں ہوتی ہیں۔ عشق میں ایک حالت تو وہ ہوتی ہے جب انسان اور کاموں سے فارغ ہو کر اپنے محبوب سے باتیں کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور عشق کی دوسری حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ خواہ اور کاموں میں مشغول رہے اس کا دل اپنے محبوب کی طرف ہی رہتا ہے پس عشق دونوں باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کا ہر وقت ذکر کرتا رہے پس چونکہ یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں اس لئے اسلام نے بعض جگہ تسبیح و تحمید کی ایک معین مقدار بھی مقرر کر دی اور پھر یہ بھی کہہ دیا کہ مومن صرف اس تعداد پر انحصار نہیں رکھتے بلکہ وہ اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے ہیں اور ہر وقت ان کی زبانیں ذکر الٰہی سے تر رہتی ہیں۔ اس طرح یہ دونوں چیزیں مل کر ایک مومن کے عشق کو مکمل کرتی ہیں۔ اگر اسے یہی خیال آتا رہے کہ میں فلاں وقت میں ذکر کروں گا، آگے پیچھے نہیں کروں گا تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ اپنے اوقات کو کلّی طور پر خدا تعالےٰ کی یاد میں صرف کرنے کے لئے تیار نہیں۔ وہ اس بات کا منتظر رہتا ہے کہ مقررہ وقت آئے تو وہ ذکر کرے۔ حالانکہ مومن وہی ہے جو ہر حالت میں خدا تعالےٰ کو یاد رکھتا ہے"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲)

---

# بھارت عام انتخابات سے قبل ایٹم بم کا تجربہ کرے گا

## پرجا سوشلسٹ پارٹی کے رہنما ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کا انکشاف

نئی دہلی ۴ر اگست۔ بھارت کی پرجا سوشلسٹ پارٹی کے رہنما ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے کہا کہ بھارت آئندہ انتخابات سے قبل ایٹم بم کا تجربہ کرے گا۔ انتخابات آئندہ سال فروری میں ہو رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اندرا حکومت نے ملک کی اقتصادی حالت سدھارنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا جس سے یہ حکومت بہت بدنام ہو چکی ہے اور آئندہ عام انتخابات میں کانگریس کے ہارنے کا شدید خدشہ ہے۔ ڈاکٹر لوہیا نے کہا کہ کانگریس کو ناکامی سے بچانے کے لئے اندرا حکومت فروری ۶۷ء سے قبل ایٹم بم کا تجربہ کرے گی

ادھر لندن کے باخبر مبصروں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ بھارت ایٹم بم بنانے میں مصروف ہے اور اس نے اپنی ایٹمی تیاریوں کو خفیہ رکھنے کے لئے پاکستان اور چین کے خلاف پراپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے کہ وہ ایٹم بم بنا رہے ہیں

دریں اثنا دہلی کے اخبار ہندوستان ٹائمز نے لکھا ہے کہ بھارت پاکستان کی ایٹمی ترقی پر تو اعتراض نہیں کرتا۔ لیکن پاکستان کو چاہیئے کہ وہ بھارت کو اپنی نیک نیتی کا یقین دلائے۔

اخبار نے مسز اندرا گاندھی کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ چین اور پاکستان کے درمیان ایٹمی تعاون کے بعد بھارت کو بھی اپنی ایٹمی پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیئے واضح رہے کہ پاکستان چین کے ساتھ ایٹمی تعاون کی تردید کر چکا ہے۔

---

## درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ تقریباً تین ہفتہ سے شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت اور صحابہ کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین) خاکسار منصور احمد (ابن محمد داؤد احمد صاحب کارکن دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

---

# لورالائی کی تحصیل دُکی کو آفت زدہ علاقہ قرار دیدیا گیا

## متاثرہ افراد کے لئے ۸۰ ہزار روپے کی امداد کا اعلان

کوئٹہ ۴۔ اگست :۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ضلع لورالائی کی تحصیل دکی میں قیامت خیز زلزلہ سے بیس دیہات بالکل نیست و نابود ہو گئے ہیں اور ۴۰ دیہات کے بیشتر مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ تقریباً سو دیہات اس زلزلہ سے متاثر ہوئے ہیں۔ ان دیہات کے مکانوں میں شگاف پڑ گئے ہیں اور ایک اندازہ کے مطابق نو سو مکانات زمین بوس ہو گئے ہیں۔

دریں اثنا صوبائی حکومت نے تحصیل دکی کو آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا ہے اور مصیبت زدوں کی امداد کے لئے ۸۰ ہزار روپے کی گرانٹ دی ہے۔

زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں امدادی سرگرمیاں تیز کر دی گئی ہیں امدادی کاموں کے لئے ضلع لورالائی کو چار سیکٹروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ یہ کام ڈپٹی کمشنر لورالائی مسٹر مسعود مفتی کی نگرانی میں ہو رہا ہے۔

صوبائی وزیر مواصلات مسٹر محمد خان جلیجو نے کل متاثرہ علاقوں، اسمٰعیل شہر اور ہزار شہر کا دورہ کیا تھا۔ انہوں نے فوراً ہی ٹیلیفون پر ریلیف کمشنر سے رابطہ قائم کر کے ان سے کہا کہ وہ فوراً امدادی سامان بہم پہنچائیں۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر سے بھی کہا کہ وہ متاثرہ خاندانوں کو مفت راشن فراہم کرنے کا انتظام کریں۔

کمشنر کوئٹہ ڈویژن کل شام تحصیل دکی کے دورہ پر روانہ ہو گئے وہاں وہ امدادی کاموں کی خود نگرانی کریں گے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴